بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم یک شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ شہادت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی مجلس شوریٰ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

صاحبزادہ محمد طیب صاحب امیر جماعت سرائے نورنگ ضلع بنوں کی اہلیہ صاحبہ جو گذشتہ دسمبر میں فوت ہو کر امانتاً مدفون تھیں۔ ان کی نعش بذریعہ ریل یہاں لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل جمعہ سے قبل جنازہ پڑھایا اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

جلد ۳۱ | ۲۵ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۲۵ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۹۸

جماعت احمدیہ کی ۲۳ تیئیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح

قادیان ۲۳-ماہ اپریل۔ آج چونکہ مجلس مشاورت میں شرکت کے لئے احباب کافی تعداد میں ہندوستان کے ہر گوشہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس لئے حسب معمول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ اور میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور کو لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ اور سب کمیٹیوں کے سلسلہ میں نمائندگان کو ہدایات فرمائیں۔

اور پھر ایجنڈا سنایا۔ اور اس میں مندرجہ امور پر غور و فکر کر کے تجاویز پیش کرنے کے لئے چار سب کمیٹیاں منظور فرمائیں۔

پہلی سب کمیٹی نظارت علیا کی تجاویز پر غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کے لئے دس ممبروں پر مشتمل تجویز کی گئی جس کے سکرٹری ناظر صاحب اعلےٰ اور صدر شیخ بشیر احمد صاحب حضور نے مقرر فرمائے۔

دوسری سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت کی دس ممبران پر مشتمل مقرر کی گئی۔ اور اس کے سکرٹری قائم مقام ناظر تعلیم و تربیت ماسٹر خیر الدین صاحب اور صدر قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کو مقرر فرمایا۔

تیسری سب کمیٹی نظارت امور عامہ کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے بھی دس ممبران پر مشتمل مقرر کی گئی جس کے سکرٹری ناظر صاحب امور عامہ اور صدر ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب بنگال مقرر فرمائے۔

چوتھی سب کمیٹی نظارت بیت المال اور بہشتی مقبرہ کی تجاویز کے لئے ۳۰ احباب پر مشتمل بنائی گئی۔ اس کے سکرٹری ناظر صاحب بیت المال۔ اور صدر خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب مقرر فرمائے۔

اس پر قریباً ۶½ بجے پہلے دن کا اجلاس ختم ہوا مندرجہ بالا سب کمیٹیاں کل کے اجلاس میں اپنی رپورٹیں پیش کریں گی۔ جن پر غور کیا جائے گا۔ اور نمائندگان کی آراء طلب کرنے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فیصلہ فرمائیں گے۔

آج کے اجلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۳۶۲ تھی۔ جو گذشتہ سال ۳۵۵ تھی۔ مہمان زائرین کے لئے قریباً ساڑھے تین صد ٹکٹ جاری کئے گئے مستورات کے لئے حسب معمول بر عایت پردہ مجلس مشاورت میں شرکت کا انتظام تھا۔ نمائندگان میں پنجاب کے اضلاع کے علاوہ سرحد۔ یو۔پی بہار۔ حیدر آباد دکن۔ بنگال۔ بمبئی۔ سندھ سی۔پی اور بلوچستان وغیرہ کے نمائندے شامل ہیں۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جناب مولوی محمد علی صاحب

احباب کو علم ہے۔ کہ معزز معاصر "فرقان" میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حلفیہ شہادتیں شائع ہو رہی ہیں۔ جن میں یہ بزرگ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضور کی زندگی میں سچ مچ نبی مانتے تھے۔ استعارہ اور فرض کے طور پر نہیں۔ چونکہ یہ شہادتیں جماعت احمدیہ کے عقائد کی صداقت پر ایک بین اور واضح دلیل ہیں۔ اس لئے جناب مولوی محمد علی صاحب کو انہیں پڑھ کر "بہت تکلیف ہوتی ہے" اور آپ نے ایسی شہادتوں کے بارہ میں لکھا ہے۔ کہ "یہ اس قدر بے شرمی ہے۔ کہ میں اور کچھ اس کے متعلق کہہ نہیں سکتا۔" اور اس سچی شہادت کو آپ نے "دجالیت" سے تعبیر کیا ہے۔ معزز معاصر "فرقان" نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اس انتہائی دل آزاری پر پروٹسٹ کیا ہے۔

لیکن جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد۔ وہ اولاد جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام عمر دعائیں کرتے رہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہوئی۔ اور جس کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو کئی خوشخبریاں دیں۔ جنہیں حضور نے شائع فرمایا۔ وہ نعوذ باللہ دنیا میں غلو۔ گمراہی اور جہالت کو قائم کرنے والی ہو گی۔ اور پھر اس گندے عقیدہ کی بنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی پر رکھیں۔ اور جو اس ذہنیت کے مالک ہوں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادہ اور لاکھوں انسانوں کے روحانی پیشوا کو "یزید سے مشابہت دینا" ان کے نزدیک کوئی گالی ہی نہ ہو۔ وہ اگر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے شرم اور دجال کہہ دیں تو ان سے کیا گلہ ہو سکتا ہے۔

معاصر "فرقان" نے اس سلسلہ میں بہت سی شہادات پیش کی ہیں۔ ان کے متعلق تو مولوی محمد علی صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔ وہ آپ سن چکے۔ اس سلسلہ میں ہم بھی ایک شہادت پیش کرتے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اس پر بھی غور فرمائیں گے۔ اور اس کے پیش نظر باقی شاہدوں کے متعلق وہ جو فتوےٰ دے چکے ہیں۔ اس پر اگر نظر ثانی کی ضرورت محسوس کریں۔ تو کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ایک حلفیہ شہادت ہے۔ اور ایک صحابی کی شہادت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں دی گئی تھی۔ شاہد موصوف کا بیان ہے۔ کہ "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔" (حلفیہ شہادت بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ۱۲ مئی ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

مدرسہ احمدیہ گھٹیالیاں کا نیا داخلہ

مدرسہ احمدیہ گھٹیالیاں حلقہ امارت دائرہ زید کا وامارت پوہلہ مہاراں کے طلباء کے فائدہ کے لئے مرکزی خرچ پر کھولا ہوا ہے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ اس مدرسہ کو کامیاب بنانے کی طرف خاص توجہ کریں۔ اس علاقہ کے با اثر احباب کو بالخصوص جماعت اول کے نئے داخلہ کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ ناظر تعلیم و تربیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے صدقہ و دعا

جماعت احمدیہ منٹگمری ورکشاپ نے دو بکرے قربان کئے۔ اور تقریباً ایک صد غرباء کو کھانا کھلایا۔ اور دعا کی۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے آقا کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

(۱) شریف بیگم صاحبہ بہلول پور ضلع سیالکوٹ بعارضہ بخار بیمار ہیں (۲) محمد شریف صاحب آف موگا کے بھائی فضل احمد صاحب اور ان کی چچی بیمار ہیں۔ (۳) رحمت علی صاحب قادیان نور ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۴) رشید احمد صاحب لائک کی دادی کا دہلی میں موتیا بند کا اپریشن ہوا ہے۔ نیز ان کے والد کمشنر پار گئے ہوئے ہیں (۵) حاجی غلام احمد صاحب کریام عرصہ سے بیمار ہیں (۶) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن سردار عبدالرحمن صاحب قادیان عدن گئے ہوئے ہیں۔ (۷) غلام احمد صاحب حفیظ احمدیہ ہوسٹل لاہور کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۸) ملک رسول بخش صاحب ڈیرہ ضلع جھنگ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ نیز بعض دشمن ان کے خلاف شرارتیں کر رہے ہیں (۹) چودھری علی بخش صاحب نمبردار چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا بیمار ہیں (۱۰) مرزا مبارک بیگ صاحب مغل پورہ لاہور کی والدہ اور دادی صاحبہ بیمار رہتی ہیں۔ اور ان کے چچا مرزا اعظم بیگ صاحب عراق گئے ہوئے ہیں۔ (۱۱) پیر عبدالرشید صاحب ڈیرہ دون بیمار اور بہت نحیف ہو گئے ہیں۔ (۱۲) اہلیہ شیخ مسعود احمد صاحب شجاع آباد اپنی اور اپنے بچوں کی صحت اور امتحان میں کامیابی کے لئے ملتجی ہیں۔ ان سب کی صحت وعافیت کے لئے دعا کی جائے۔

(۱۳) ملک منظور احمد صاحب ہمبڑیال اور سید محمود احمد صاحب جموں ایف۔ اے۔ ملک فیروز الدین صاحب جھگڑیاں بی۔ اے بشارت احمد صاحب قادیان ایم۔ اے۔ امتیاز احمد صاحب پٹیالہ پی۔ ایس۔ سی۔ عبدالحمید خان صاحب اجمیر وی۔ ڈی۔ سی۔ بشارت احمد صاحب ابن مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ ایف۔ ایس سی۔ نذیر احمد خان صاحب لائلپور بی۔ ایس سی۔ اگریکلچر۔ منصور احمد صاحب لکھنؤ ایم۔ اے فاطمہ خاتون صاحبہ میٹرک۔ اقبال اختر صاحبہ مڈل۔ محمد عبداللہ صاحب پشاور ایل۔ ایل بی اور عبدالکریم صاحب فیروز پور ایک محکمانہ امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

اعلان نکاح

۱۲ر اپریل میاں ولی محمد صاحب کا نکاح حجام زادی بنت میاں نبی بخش صاحب مسن باڈہ سے پانچ صد روپیہ مہر پر مولوی غلام احمد صاحب فرخ ضلع سندھ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت ہو۔ خاکسار محمد پریل عالی وارڈ مسن باڈہ

(۲) ۱۱ر شہادت کو خاکسار کا نکاح مسماۃ خورشید خانم بنت شیخ غلام رسول صاحب گھٹیالیاں سے پانچ صد روپیہ مہر پر سید نذیر حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ تعلق فریقین کے لئے بابرکت ہو۔ شیخ غلام احمد طاہر انبالوی

ولادت

(۱) میرے ہاں ۲۹ر مارچ لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب صاحب عمر اور نیک ہونے کے لئے دعا کریں (۲) ملک صلاح الدین صاحب دا بی ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم کے ہاں ۲ر اپریل لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازی عمر اور سعادت دارین کی دعا کریں۔ (۳) یکم اپریل کو خاکسار کے گھر بچی پیدا ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو صاحب عمر اور نیک کرے۔ خاکسار شیخ محمد یوسف لائل پور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد سینما کی پکچرز کے متعلق

محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور لکھتے ہیں۔ کہ

بعض نوجوانوں کا خیال ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہسٹاریکل پکچرز دیکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ "جو شخص کہتا ہے کہ میں نے ہسٹاریکل پکچرز دیکھنے کی اجازت دی ہے وہ کذاب ہے میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔ نہ اس خط میں اس کا ذکر ہے لفظ مشتبہ ہے۔ میں نے جو اجازت دی ہے وہ یہ ہے کہ علمی یا جنگی اداروں کی طرف سے جو خالص علمی پکچرز ہوتی ہیں۔ مثلاً جنگلوں۔ دریاؤں کے نقشے یا کارخانوں کے نقشے یا جنگ کی تصاویر جو کچی ہوتی ہیں ان کے دیکھنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ وہ علم ہے وہ لوگ مجرم ہیں ان کو پوری سزا ملنی چاہیئے ان کو کس نے کہا ہے کہ وہ احمدی ہوں۔ اگر وہ سچائی سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور منافقانہ تاویلات کرتے ہیں۔ تو ایسے احمدیوں کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔" خاکسار محمد عبداللہ اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

شکریہ و درخواست دعا

(۱) میں نے گزشتہ دنوں الفضل کے ذریعہ اپنے لڑکے عبدالرحیم سلمہ (مولوی فاضل) کی صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا کی تھی۔ اور جس ہمدردی سے قادیان کے احباب اور محترم خواتین نے اور نیز بیرونی احباب نے عزیز کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اور میں اپنے تمام محسنوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے عزیزوں کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ عزیز ابھی بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب سے مزید درخواست ہے۔ کہ وہ ابھی اس کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو بہت جلدی کامل صحت عطا فرمائے۔

(۲) خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے فضل سے عزیز عبدالرحیم سلمہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولود مسعود دین و دنیا کی خوبیوں کا مالک ہو۔ اور احمدیت کے اخلاق میں حقیقی طور پر رنگین ہو۔ آمین۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت شفقت سے بہت دیر تک مولود مسعود کو اپنے مبارک ہاتھوں پر اٹھائے رکھا۔ اور اس کا نام فضل الرحیم رکھا۔ اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ فالحمد للہ علی ذالک احباب سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(۳) بندہ کے بڑے لڑکے عبدالرحمن ڈی۔ ایس۔ سی کے لئے بھی گزشتہ دنوں احباب نے جو دعائیں کیں۔ اس کے لئے بھی بندہ کا دل احباب کا شکر گزار ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ عزیز کو ابھی تک اس کی ڈگری کے لحاظ سے کوئی موزوں جگہ نہیں ملی۔ احباب ازراہ کرم اس کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ جزاھم اللہ خیرا

میرا دل یہ دیکھ کر کہ ہر موقعہ پر جماعت کے افراد کی طرف سے عموماً اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے اراکین و خواتین کی طرف سے خصوصاً بندہ کے ساتھ غیر معمولی ہمدردی کا اظہار ہوتا ہے۔ جذبہ شکرگزاری سے لبریز ہے۔ اور میری زبان میں طاقت نہیں ہے۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے اس احسان کا شکریہ ادا کر سکے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ میری اہلیہ مرحومہ کی وفات پر جس ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اس کی یاد ابھی میرے دل میں تازہ ہے۔ جبکہ نہ صرف کثرت سے تعزیت کے خطوط اور تار احباب و خواتین جماعت کی طرف سے آئے۔ بلکہ کئی جماعتوں نے جنازہ غائب پڑھ کر اور ہمدردی کی قرار دادیں پاس کر کے اپنے دلی تعلق کا ثبوت دیا۔ اور سمندر پار ممالک سے تو اس وقت تک اظہار ہمدردی کے خطوط آتے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ خاکسار شیر علی عفی عنہ ۲۲ شہادت ۱۳۲۲ھش

سندات امتحان ضیاء الحق مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان کی معرفت بھجوادی جائینگی (مہتمم تعلیم)

85

درس الحدیث

تالیفِ قلوب اور اولوالامر

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

عن عمرو بن تغلبؓ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتی بمالٍ او بشیءٍ فقسمہٗ فاعطی رجالًا وترک رجالًا فبلغہ ان الذین ترک عتبوا فحمد اللہ ثم اثنیٰ علیہم قال اما بعد فو اللہ انی اعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احبّ الیّ من الذی اعطی ولکن اعطی اقوامًا لما اریٰ فی قلوبہم من الجزع والھلع و اکل اقوامًا الیٰ ماجعل اللہ فی قلوبہم من الغنیٰ والخیر فیہم عمرو ابن تغلب (قال الراوی) فو اللہ ما احبّ ان لی بکلمۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم حمر النعم ؞

(ترجمہ) عمرو بن تغلب رضؓ صحابی سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس کچھ مال (غنیمت) یا کوئی چیز آئی۔ آپ نے ان کو بانٹ دیا۔ بعضوں کو دیا۔ اور بعضوں کو نہ دیا۔ پھر آپ کو خبر پہونچی۔ کہ جن لوگوں کو نہیں دیا۔ وُہ ناراض ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے خطبہ فرمایا جس میں اللہ کی حمد اور ثناء کے بعد فرمایا۔ خدا کی قسم میں ایک شخص کو دیتا ہُوں۔ اور ایک کو نہیں دیتا۔ اور جس کو نہیں دیتا میں زیادہ چاہتا ہُوں اسے بہ نسبت اسکے کہ جسے دیتا ہوں۔ اور جن کو میں دیتا ہُوں اس وجہ سے دیتا ہُوں۔ کہ ان کے دلوں میں بے چینی ہوتی ہے۔ اور بعض جن کو نہیں دیتا۔ ان کی سیر چشمی اور بھلائی جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے۔ بھروسہ کرتا ہُوں۔ انہی لوگوں میں عمرو بن تغلب ہیں۔ عمرو بن تغلب رضؓ بعد میں ساری عمر کہتے رہے۔ خدا کی قسم یہ ارشاد جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں فرمایا۔ اگر اس کے عوض مجھے سُرخ سُرخ اونٹ ملتے۔ تو اتنی خوشی نہ ہوتی ؞

تشریح :- یہ حدیث انتظامی اُمور کے متعلق ہے۔ اور بہت ضروری حدیث ہے۔ یاد رہے کہ دُنیا میں ہر بات کو پرکھنے اور جانچنے کا ایک معیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس امر میں کیا مصلحت ہے۔ لیکن اسی معیار کو کئی رنگوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جس سے بعض اوقات کہ اصل مقصد معیار جو ہے وُہ اپنے درجہ سے گر جائے گا۔ حضور علیہ السلام نے بعض لوگوں کو مال نہ دیا۔ تو انہوں نے اپنی طرف سے ایک معیار قائم کر لیا۔ جو معیار رسول کریم کے برعکس تھا۔ وُہ سمجھے۔ کہ حضور علیہ السلام جن کو مال دے رہے ہیں۔ شائد حضور علیہ السلام کی نگاہ میں وہی ایمان والے ہیں۔ اور جن کو مال نہیں دیا جا رہا۔ وُہ ایمان دار نہیں۔ یہ معیار جو انہوں نے قائم کیا۔ اگر صحیح ہوتا۔ تب تو انہیں فکر و تشویش ہونی ضروری تھی۔ لیکن حضور علیہ السلام کے تقسیم مال کا معیار کمال نہ تھا۔ نقص تھا۔ نیکی نہ تھی۔ کمزوری تھی۔ پھر آپ نے جب سُنا کہ وُہ لوگ جنہیں مال نہیں دیا گیا۔ ناراض ہیں۔ تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ کہ میرے مال دینے کا معیار یہ نہیں۔ جو سمجھا گیا ہے۔ بعض لوگوں کو ان کی بے چینی اور طمع و حرص کی وجہ سے دیتا ہُوں۔ کہ کہیں انہیں ٹھوکر نہ لگ جائے۔ بعض جنہیں مال نہیں دیتا۔ مجھے ان کے متعلق پتہ ہے۔ کہ ان میں قناعت و سیر چشمی اور صبر کا مادہ ہے۔ اور مجھے فکر نہیں۔ کہ ان کو کوئی ابتلاء آ جائے گا۔ اور ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے۔ جب اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے اپنے متعلق مومن ہونے کی سند پائی۔ اور خوشنودی رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معلوم ہوئی۔ تو یہ ساری عمر کہتے رہے۔ کہ اگر مجھے لاکھوں روپے بھی مل جاتے تو مجھے اس قدر خوشی نہ ہوتی جتنی خوشی مجھے حضور علیہ السلام کے اسی ایک فقرہ سے ہُوئی ہے۔

ان کا خوش ہونا واقعی حقیقت پر مبنی ہے فرض کرو۔ اگر روپیہ مل جاتا۔ تو خواہ وُہ قلیل ہوتا یا کثیر اس نے خرچ ہو جانا تھا۔ لیکن اپنے متعلق یہ تو نہ پتہ چل سکتا۔ کہ میں حضور علیہ السلام کی نظر میں کس قسم کے لوگوں میں سے ہُوں ؞

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دُنیا والوں نے ایک اصُول "نو نقد نہ تیرہ ادھار" بنایا ہُوا ہے۔ یہ اصُول واقعی صحیح ہے۔ کیونکہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ بجائے ادھار کی نسبت نقد تھوڑے پیسے لے لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ادھار کا اعتبار نہیں ہوتا۔ کہ کب ملے گا۔ اگر سب کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ ادھار واقعی وصُول ہو جائے گا تو تمام دُنیا کا کاروبار قرض و ادھار پر ہی چلے۔ لیکن ادھار کا چونکہ یقین نہیں ہوتا اس لئے لوگ چیزوں کی قیمتوں میں کمی کر دیتے ہیں لیکن نقد قیمت لیتے ہیں۔ یہ تو دُنیا کا اصول ہے۔ ایک اصُول خدا نے بھی بنایا ہُوا ہے۔ وُہ یہ کہ بعض کو ہم دنیا میں مال دیتے ہیں۔ اور بعض سے ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم آخرت میں ضرور اسے دیں گے۔ افمن وعدنٰہ وعدًا حسنًا فھو لاقیہ کمن متعنٰہ متاع الحیٰوۃ الدنیا۔ اور یہ وعدہ کیا ہی احسن وعدہ ہے۔ کیونکہ اُسے جو کچھ ملے گا۔ وُہ نہ ختم ہونے والا ہوگا۔ لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ؞

اس حدیث سے ہمیں یہ بھی معلوم ہُوا۔ کہ بادشاہ۔ نبی۔ خلیفہ وغیرہ کے لئے مؤلفۃ القلوب کی بھی ضرورت ہے۔ قرآن مجید تو ان لوگوں کا حال یوں بیان کرتا ہے۔ ومن الناس من یعبد اللہ علیٰ حرفٍ فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علیٰ وجھہٖ۔ یعنی ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو خالصۃً اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اگر انہیں کچھ مل جائے۔ تو مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی آزمائش آ جائیں۔ تو کفر کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کو جنگ حنین میں بہت اونٹ اور بھیڑ بکریاں غنیمت میں آئیں آپ نے مکہ کے رؤساء کو جو کہ بالکل نئے نئے مسلمان ہُوئے تھے سو سو اونٹ دے دیئے۔ حضور نے خیال کیا۔ کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہُوئے ہیں مکہ کے رئیس ہیں۔ اگر انہیں مالِ غنیمت نہ دیا جائے گا۔ تو ایسا نہ ہو۔ کہ یہ فتنہ پیدا کر دیں۔ اور اس سے نقصان زیادہ ہو ؞

یہ مصلحتیں انتظامی اُمور سے تعلق رکھتی ہیں۔ جن کو قریبًا ہر بادشاہ بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن مال لینے والوں کو بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ؞

ایک صحابی رضؓ نے ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ مال مانگا۔ آپ نے اسے دے دیا۔ دوسری مرتبہ مانگا۔ تب بھی آپ نے دے دیا۔ تیسری دفعہ مانگا۔ تب بھی آپ نے دے دیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ جب تک میرے پاس مال ہوگا۔ میں اس وقت تک دینے سے دریغ نہیں کروں گا۔ لیکن یاد رہے کہ الید العلیا خیر من الید السفلیٰ۔ دینے والا ہاتھ بہتر ہوتا ہے۔ لینے والے ہاتھ سے۔ سوال سے بہت بچنا چاہیئے ؞

اس صحابی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت کا اس قدر اثر ہُوا۔ کہ انہوں نے تمام عمر کسی سے کچھ نہیں مانگا۔ زمانہ نبوی کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ غنیمت میں سے ان کو روپیہ دینے کی کوشش کرتے رہے لیکن انہوں نے نہیں لیا۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں دینا چاہا لیکن انہوں نے قطعًا کچھ نہ لیا ؞ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد و بارک وسلّم انک حمید مجید ؞

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ - احمدی۔
دواخانہ نور الدین قادیان

جمعہ کے دن سے نیک فال

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں جو علیسلانہ شمسی سال اور قمری سال کے جمعہ کے دن سے شروع ہونے کو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے نیک فال قرار دیا تھا۔ اس پر اخبار "مسلمان" اور اخبار "اہلحدیث" نے جو اعتراض کیا ہے۔ اس کا "الفضل" میں جواب دیا گیا ہے۔ لیکن ایک اور جمعہ نے بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمُودہ نیک فال میں اضافہ کیا ہے۔ اسلام میں تو دو عیدیں ۱۳ سو سال سے چلی آتی ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے مسلمان بھائیوں نے ایک عید میلاد النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) جاری کر رکھی ہے جسے مسلمانوں کی مذہبی تقریب سمجھ کر گورنمنٹ نے بھی تعطیل قرار دے رکھا ہے گورنمنٹ بمبئی نے بھی عام مسلمانوں کی خواہش کے مطابق یوم میلاد النبی صلعم یعنی ۱۲ ربیع الاول کو مسلمانی تہوار ٹھہرا کر گزیٹڈ تعطیل کا دن رکھا ہے۔ سو امسال یعنی ۱۳۶۲ھ کی ۱۲ ربیع الاول عید میلاد النبی بھی جمعہ کے دن ہُوئی۔ ۱۹ مارچ ۱۹۴۳ء ۱۲- ربیع الاول جمعہ کا دن گورنمنٹ بمبئی کے گزٹ کے مطابق عید میلاد النبیؐ کا دن شمار ہو کر تعطیل رہی اور مسلمانوں نے اس دن جلسے اور جلوس نکالے۔ اور یہ اتفاق بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں یہ سال خاص سال ہے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس سال اسلام اور

اراکین مسلم لیگ کے نام مخلصانہ پیغام

۲۳ و ۲۴ و ۲۵ اپریل کو دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں شامل ہونے کے لئے وہاں ملک کے مختلف حصوں سے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے حسب ذیل مضمون بصورت ٹریکٹ لکھا گیا۔ جسے جماعت احمدیہ دہلی نے چھپوا کر شائع کیا ہے:۔ (ایڈیٹر)

براداران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اس وقت اطراف ہند سے پایۂ تخت دہلی میں جمع ہوئے ہیں۔ آپ کے اس اجتماع کی غرض و غایت مسلمانوں کی بہبودی اور ان کی بہتری و بھلائی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان سرزمین ہند میں باعزت زندگی بسر کریں۔ اور سیاسی طور پر انہیں ان کے حقوق پورے طور پر حاصل ہوں۔ بلاشبہ یہ نیک مقصد ہے۔ مظلوم و پسماندہ افراد کی امداد و اعانت اخلاق فاضلہ میں داخل ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی بھلائی و بہبودی کے مقصد عظیم میں کامیاب کرے اور آپ مسلمانان ہند کے حقوق کے حصول میں بامراد ہوں۔ آمین۔

آپ پر واضح ہے کہ آپ کی جد و جہد کا مرکزی نقطہ مسلمانان ہند ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مقصد محدود ہے۔ اور اس کا دائرہ ایک ملک کے بسنے والے مسلمانوں تک منحصر ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ اس وقت دنیا بھر کے مسلمان اپنے مذہبی۔ سیاسی۔ تمدنی اور اقتصادی انحطاط کے پیش نظر بہت بڑے انقلاب کے محتاج ہیں۔ جو تنزل و ادبار اس وقت جمہور مسلمانوں پر حاوی ہے۔ اس کی گذشتہ تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ سلطنتیں مضمحل ہو رہی ہیں۔ کچھ قومیں تو اسلام سے اس قدر دور جا چکی ہیں کہ انہیں اسلام سے محض نام کا رشتہ رہ گیا ہے۔ اور کچھ حکومتیں غیر مسلموں کے زیر سایہ زندگی گذار رہی ہیں۔ امراء کی حالت آپ سے مخفی نہیں۔ اور علماء جو درحقیقت دین کے علمبردار ہوتے ہیں۔ ان کے اطوار میں نمایاں تغیر ہو چکا ہے۔ وہ دوسروں کی اصلاح کرنے کی بجائے خود اصلاح کے محتاج ہیں۔ ذی ثروت اشخاص کی زندگی تعیش اور لہو و لعب میں گذر رہی ہے۔ مسلم قوم بحیثیت قوم اس وقت اسلامی نظام سے یکسر محروم ہے۔ افراد اس دینی روح اور سچے تقویٰ سے بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ جن پر مذہبی جماعتوں اور دینی سلسلوں کی بنیادیں استوار ہوا کرتی ہیں۔ خلاصہ یہ کہ مسلمان کہلانے والے اسلام پر عمل پیرا نہیں۔ اور دین حنیف اس وقت کس مپرسی کے عالم میں ہے۔ سچ ہے ؎

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

اس حالت کا لازمی نتیجہ تھا کہ مسلمان اس تائید الٰہی اور نصرت ربانی سے بے نصیب ہو جائیں جو دین کے مددگاروں اور اسلام کے سچے متبعین کے شامل حال ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔ (سورۃ مومن) کہ ہم اپنے فرستادوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا میں بھی کرتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی کریں گے۔ نیز فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ الآیۃ (سورۃ نور) کہ میرا ان لوگوں سے وعدہ ہے جو پورے مومن اور نیک عمل بجالانے والے ہیں کہ انہیں اس دنیا میں اسی طرح جانشین و حکمران بناؤنگا۔ اسی طرح روحانی اور دنیوی نظام کی کلید انکے سپرد کرونگا جس طرح میں پہلی امتوں کے صالحین سے کرتا آیا ہوں۔

براداران! موجودہ مسلمان دنیا بھر میں اس سماوی تائید و نصرت کے محتاج ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ اس وقت کشتی اسلام کو منجدھار سے نکالنے کے لئے انسانی تدبیریں ناکارہ ہیں۔ مسلمانوں کے لئے گذری ہوئی عظمت و شوکت کا اپنی کوششوں سے حاصل کر لینا سراسر ناممکن ہے۔ بلکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (سورۃ الحجر) کے مطابق اس کے زبردست معجزانہ ہاتھ کی ضرورت ہے تا پھر اسلامی شیرازہ قائم ہو۔ مسلمان پھر مرکز روحانیت قرآن مجید پر جمع ہوں۔ پھر انہیں اس پاک کتاب سے اولین مسلمانوں کا سا عشق اور کامل وابستگی ہو۔ وہ دین کے پروانے بنیں۔ اور شمع دین پر بڑھ بڑھ کر نثار ہوں۔ تا خدائے ذوالجلال اپنے وعدوں کے مطابق پھر اس خیر امت کے اقبال و عروج کے دن لائے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ موجودہ مسلمانوں کی ترقی کا بھی وہی راستہ ہے۔ جو پہلے مسلمانوں کے بام رفعت پر پہنچنے کا تھا ؎

از رہ دیں پروری آمد عروج اندر نخست
باز مے آید اگر آید ازیں راہ بالیقیں

اندریں حالات ضروری تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود مسلمانوں کی دستگیری فرماتا اور اپنے کسی مامور کو برپا کرتا۔ چنانچہ اس نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنے مجدد اعظم مسیح موعود مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلیت کاملہ کے لباس میں اپنی طرف سے مامور کر کے بھیجا۔ تا نہ صرف ایک ملک کے مسلمانوں کو باعزت زندگی نصیب ہو۔ بلکہ سارے ممالک کے مسلمان اور دوسرے لوگ اسلام کے اس پرچم کے نیچے جمع ہو کر ابدی نجات پائیں اور مذہبی۔ تمدنی۔ سیاسی اور اقتصادی مشکلات سے آزاد ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعوت قرآن پاک کی تعلیم کے ماتحت ساری قوموں اور سارے ملکوں کے لئے ہے لیکن مسلمان اس کے اولین مخاطب ہیں۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ جب سے مسلم قوم نے اس فرستادۂ حق کا انکار کیا ہے۔ یا اس کی دعوت سے اعراض کیا ہے۔ اس کی حالت بگڑتی ہی جا رہی ہے۔ پس بھائیو! جبتک انسانی تدبیروں کو خدائی تقدیر کی ہمنوائی حاصل نہ ہو۔ انسان فلاح نہیں پا سکتا۔ اس لئے میں اس موقعہ پر جبکہ آپ ہندوستان کے مرکز میں مسلمانوں کی بہتری کی تجاویز سوچنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جس کے ہر فرد کا دل اہل اسلام کی بھلائی کے جذبات سے لبریز ہے محبت بھرے قلب سے آپ کو یہ دعوت دیتا ہوں۔ کہ آپ حضرات خدا کے فرستادہ کی آواز پر غور کریں۔ اور آسمانی ندا کے شنوا ہوں۔ تا اسلام کی حقیقی روح اور ایمان کے پورے اخلاص کے ساتھ آپ خدا کے فضلوں کے وارث ہوں۔ اور دینی و دنیوی برکات سے آپ کو حصہ وافر نصیب ہو۔ آمین

میں اس عریضہ کو بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مندرجہ ذیل کلمات پر ختم کرتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر اس تجدید ایمان اور معرفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور اس کی تائید اور فضل سے میرے ہاتھ پر آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس کے ارادہ اور مصلحت کے موافق دعائیں قبول ہوتی۔ اور غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ اور حقائق اور معارف قرآنی بیان فرمائے جاتے ہیں۔ اور شریعت کے معضلات و مشکلات حل کئے جاتے ہیں۔ اور مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے۔ جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کر لے۔ جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔" (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کو اس زمانہ کے مامور کی شناخت کی توفیق بخشے اور اسلام کی حقیقی خدمت کا موقعہ عطا فرمائے تا آپ اس دنیا میں کامیاب اور اگلے جہان میں بھی سرخرو ہوں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار عبد المغنی خان ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

صوبہ یو۔ پی میں کامیاب تبلیغی دورہ

گیانی عباداللہ صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب اور مولوی عبدالمالک صاحب پر مشتمل جو تبلیغی وفد صوبہ یو۔ پی کا دورہ کر رہا ہے۔ ذیل میں اس وفد کی چھٹی رپورٹ جو مہاشہ محمد عمر صاحب کی تحریر کردہ ہے۔ درج کی جاتی ہے (ایڈیٹر)

رام نگری ایودھیا میں تبلیغ احمدیت

الہ آباد سے روانہ ہو کر فیض آباد پہنچے۔ اور محترم ڈاکٹر رفیع الدین صاحب کے ہاں ٹھہرے۔ سامان وغیرہ رکھ کر ہم ایودھیا جو کہ فیض آباد سے قریباً ۶ میل کے فاصلہ پر ہے برائے تبلیغ روانہ ہوئے۔ ہم نے ایودھیا میں رام نومی پر تقسیم کرنے کے لئے ایک اشتہار و ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ جو فیض آباد سے ایودھیا تک تقسیم کرتے گئے۔ یاتریوں کی تعداد کئی لاکھ تھی۔ ہم سب سے پہلے اس جگہ پر گئے۔ جہاں آج سے کئی ہزار برس پہلے خدا کا برگزیدہ رام پیدا ہوا تھا۔ وہاں ایک عظیم الشان مندر ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک دوسرا مندر ہے۔ جو کہ اس دردناک منظر کو پیش کرتا ہے۔ جبکہ رام اپنے باپ کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے چودہ سال بن باس کے لئے روانہ ہوئے۔ اور دسرتھ ان کا باپ ایک اونچے محل پر چڑھ کر اپنے پیارے بچوں کو ہمیشہ کے لئے جدا کر رہا تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ جب دسرتھ کی آنکھوں نے اپنے پیارے رام اور لکشمن کو دیکھنا بند کیا تھا۔ تب وہ بے ہوش ہو کر محل سے نیچے گرا اور گرتے ہی دم نکل گیا۔ ہندوؤں نے ابھی تک اس یاد کو ایک مندر کی صورت میں قائم رکھا ہے۔ اس سے تھوڑی دور پر ایک اور مندر ہے جس کو بھرت کنڈ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے۔ کہ جہاں پر بھرت اپنے پیارے بھائی رام اور لکشمن کو ملنے کے لئے گئے تھے۔ اور جا کر کہا تھا۔ کہ میری ماں نے بہت ظلم کیا۔ کہ اس نے پتا کو کہہ کر آپ کو بن باس دلایا۔ میں ایسی حکومت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ یہ تخت آپ کو مبارک ہو۔ آپ چلیں اور اپنی رعایا کی پرورش کریں۔ چونکہ آپ کے غم میں غمگین ہے۔ لیکن رام نے انکار کر دیا۔ جب بھرت نے بہت کہا۔ تب آپ نے اپنی کھڑاویں بھرت کو دیں۔ کہ جاؤ ان کو تخت پر رکھ کر تم میرے قائم مقام ہو کر حکومت کرو۔ اسی طرح کے وہاں سینکڑوں مندر ہیں۔ جن کے متعلق رام کا کوئی نہ کوئی تاریخی واقعہ بیان کیا جاتا ہے

مہنت سے گفتگو

ایودھیا کے سب سے بڑے مہنت کا نام پنڈت رُدر پرشاد ہے۔ اور وہ سنسکرت کے بھی ودوان ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے مندر میں کرشن اوتار پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ حاضرین کی تعداد تقریباً کئی سو تھی۔ دوران گفتگو میں مہنت جی بہت اعلیٰ اخلاق سے پیش آئے۔ ہمارے لئے انہوں نے مندر میں ایک خاص جگہ پر بیٹھنے کا انتظام کر دیا۔ ہم نے پوچھا۔ کہ یہ جو آج کل کہا جا رہا ہے۔ کہ ستیہ یگ یکم اگست کو شروع ہو رہا ہے۔ آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ شاستروں کے پڑھنے سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اب کل یگ ختم ہونے کو ہے۔ ہم نے کہا۔ کہ اس کل یگ کو ختم کرنے والے بھگوان کرشن کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ پیدا ہو چکے ہیں۔ یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ پیدا تو ہو چکے ہیں۔ لیکن پرشو رام جی ان کو ہمالیہ پربت پر لے گئے ہیں۔ اور وہاں سے ٹھیک یکم اگست کو ظاہر ہونگے دوسرے یہ مانتے ہیں۔ کہ ان کا جنم یکم اگست کو ہوگا۔ اور جب وہ پیدا ہو جائیں گے تو اس وقت سے ہی ستیہ یگ شروع ہو جائے گا۔ ہم نے کہا۔ کہ ہمیں کس طرح معلوم ہوگا۔ کہ آنے والا اوتار سچا ہے۔ جبکہ اس کی جاتی اور مقام میں اختلاف ہے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ مسلمان ہوگا۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ ہندو ہوگا۔ اور اسی طرح عیسائی ان کو اپنا ظاہر کرتے ہیں۔ پھر مقام میں اختلاف ہے۔ کئی ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہ جنگل میں ہوں گے۔ دوسرے کہتے ہیں۔ کہ نہیں اڑیسہ میں ہونگے۔ کئی کہتے ہیں۔ کہ پنج ند (پنجاب) میں ہوں گے۔ اب کون فیصلہ کرے۔ کہ ان میں سے کونسی بات ٹھیک ہے۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ اگر کوئی مذہب یہ کہتا ہے۔ کہ آنے والا اوتار صرف میرا ہی جانا جاتا ہے۔ تو یہ اس کی بے وقوفی ہے۔ دھرماتما آدمی کسی خاص جاتی، اور دیش کے لئے نہیں ہوا کرتے۔ وہ سب کا ہوگا اور سب اس کا آدر کریں گے۔ باقی رہا مقام کا سوال تو اس کا حل یہی ہے۔ کہ ان میں سے جہاں بھی وہ پیدا ہوں گے۔ ہم جان لیں گے۔ کہ ان کے جنم لینے کا مقام یہی تھا۔ ہم نے کہا۔ کہ جب بھگوان کا اوتار آئے گا۔ تو سب دنیا فوراً ان کو مان لے گی۔ اور پھر دنیا میں دھرم ہی دھرم ہوگا۔ اس پر وہ بہت ہنسے۔ اور کہا۔ کہ تم ماننا کہتے ہو۔ اگر دنیا کے پنڈت اور مولوی یہ طاقت رکھتے۔ کہ اسکو مٹا دیں۔ تو یقیناً اس کے مٹانے میں کوئی کسر نہ اٹھائیں گے۔ لیکن وہ تو بھگوان کا اوتار ہوں گے۔ ان کو یہ کس طرح مٹا سکتے ہیں۔ پہلے اوتاروں کا مقابلہ کرنے والے بھی ناکام رہے۔ اور اس اوتار کا مقابلہ کرنے والے بھی ناکام رہینگے۔ خواہ وہ پنڈت ہوں۔ یا بڑے مہاراجے۔

اس کے بعد ہم نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ معہ دلائل پیش کیا۔ اور پڑھنے کے لئے ہندی لٹریچر دیا۔ اس گفتگو کا اثر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت ہی اچھا رہا۔ آتی دفعہ مہنت جی ہمیں باہر تک چھوڑنے آئے۔ اور کہا۔ کہ آپ پھر بھی ضرور درشن دیں:۔

رشی کل ایودھیا میں لیکچر

ہم نے پنڈال کی بہت کوشش کی۔ لیکن باوجود انتہائی کوشش کے ہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر رشی کل کے پنڈال میں ہم گئے۔ تو وہاں پر ایک پنڈت جی مہاراج لیکچر دے رہے تھے۔ ہم نے صاحب صدر سے جا کر کہا۔ کہ اگر آپ ہمیں کچھ وقت دیں۔ تو ہم بھی کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ صاحب صدر نے ہمیں دیکھ کر کہ یہ مسلمان ہیں۔ معذوری کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ اگر آپ لوگوں نے کوئی تبلیغ کرنی ہے تو شہر میں چلے جائیں۔ ہم نے کہا۔ کہ ہم وہ مسلمان نہیں جن سے آپ گھبراتے ہیں۔ ہم تو وہ مسلمان ہیں۔ جو رام اور کرشن کو بھی پرماتما کا اوتار مانتے ہیں۔ اس پر وہ بہت حیران ہوئے آخر انہوں نے ہمیں ایک گھنٹہ تک پنڈال میں بولنے کے لئے وقت دے دیا۔ اور اپنے لیکچرار کو بند کرا دیا۔ اور خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر اس موضوع پر کہ:۔

"ہم بھگوان رام سے کیوں پریم کرتے ہیں"

ایک گھنٹہ تقریر کی۔ پنڈال میں آلہ نشر الصوت لگا ہوا تھا۔ کئی ہزار کی حاضری تھی۔ یہ اس خدا کا فضل ہی تھا۔ کہ لیکچر ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ لیکچر کے آخر میں حضرت کرشن قادیانی کا وہ پیغام جو کہ آپ نے پیغام صلح میں ہندو جاتی کے نام دیا ہے۔ پڑھا جس کا خاص اثر ہوا۔ لیکچر کے بعد صاحب صدر نے لیکچر کی بہت تعریف کی۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ میں نے اپنی عمر میں ایسا لیکچر کبھی نہیں سنا اور کہا۔ کہ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آپ پھر بھی درشن دیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے ہم تینوں کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور کہا۔ اگر کوئی تکلیف ہوئی ہو۔ تو معاف کریں۔ ہمیں معلوم نہیں تھا۔ کہ دنیا میں ایسے بھی مسلمان پائے جاتے ہیں:۔

ہندی لٹریچر کی تقسیم

جو ہندی لٹریچر ہم نے وہاں تقسیم کیا وہ بہت ناکافی تھا۔ کیونکہ ۲۰۔ لاکھ آدمیوں کے لئے ساڑھے سولہ ہزار کے قریب ٹریکٹ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں تھے۔ لیکن وہ اس طریقہ سے تقسیم کئے گئے۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے کوئی ایسا گاؤں نہ ہوگا جس میں ہمارا ٹریکٹ نہ پہنچا ہو۔ ہم تینوں سڑک کے اوپر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ہر آنے والے گڈے میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کو ایک اشتہار دے دیتے تھے۔ پھر تمام ڈیروں پر جا کر ہر ایک ڈیرے کو ایک اشتہار دیتے تھے۔ ہر مندر کے باہر رسی سے باندھ کر کچھ ٹریکٹ لٹکا دیتے تھے۔ جن کو ہر آنے جانے والا پڑھ سکتا تھا۔ ہمارے ٹریکٹوں کو ہر مرد و عورت نے بڑی شوق سے پڑھا۔ اور پڑھنے کے بعد اس کو سنبھال لیا۔ ہمیں کوئی ٹریکٹ بھی زمین پر پڑا ہوا نہیں ملا۔ بعض دفعہ لوگ عندکر کے ٹریکٹ لیتے تھے۔ چنانچہ عورتوں کا ایک گروہ جس میں تقریباً ۲۰۰ کے قریب عورتیں تھیں ان کو ہم نے دو ٹریکٹ دیئے۔ جب انہوں نے اس کا ہیڈنگ پڑھا۔ تو پھر ہر ایک عورت نے ٹریکٹ طلب کیا۔ لیکن افسوس کہ ہمارے پاس اتنے ٹریکٹ نہیں تھے۔ الغرض خدا کے فضل و کرم سے ہندی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اور لوگوں نے محبت سے پڑھا۔

بعض آدمیوں نے ہمارے پتے بھی لکھے۔ تاکہ اگر مزید مطالعہ کرنا چاہیں تو کتب منگوا سکیں۔ بہت سے دوستوں نے ہندی قرآن شریف کے پڑھنے کی خواہش کی اور کہا کہ خواہ کتنی ہی قیمت پڑے۔ ہمیں قرآن شریف ضرور دیں تاکہ ہم پڑھ سکیں اور دیکھیں کہ اسمیں کیا لکھا ہے۔ وہ ٹریکٹ جو کہ وہاں تقسیم کیا گیا۔ اس کا عنوان یہ ہے "بھگوان کرشن کا اوتار" اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اوتار جس نے کل یگ میں دھرم کی رکھشا کیلئے آنا تھا وہ آچکے اور انکا ستھان قادیان پنجاب اور انکا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب کرشن قادیانی ہے۔ ہندو جلدی کرو اور اسکو قبول کرو۔ تا ہمارا اور تمہاری ستان کا بھلا ہو۔ یاد رکھو۔ اگر آپ لوگوں نے ان کو قبول نہ کیا تو اب انکے بغیر آپکی سہاتا کیلئے کوئی نہیں آئیگا۔ نہ یکم اگست کو اور نہ اسکے بعد۔ بس اٹھو اور اسکے دامن سے وابستہ ہو کر دھرم کا پالنا کرو۔ یہ ٹریکٹ یوپی کے بعض احباب نے اپنے خرچ سے چھپوا کر دیا ہے۔ مثلاً کانپور کے عبدالغفار صاحب کی معرفت ۳ ہزار۔ بریلی ۲ ہزار الہ آباد ایک ہزار۔ لکھنؤ ایک ہزار۔ بنارس ۱½ ہزار ٹریکٹ باقی نشر و اشاعت کے چھپوا کر تقسیم کئے گئے اسکے علاوہ پیغام صلح ہندی۔ شانتی کا اوتار اور بھگوان کلکی کا پیغام وغیرہ ٹریکٹ اور اشتہار تقسیم کئے گئے بھگوان کلکی کا پیغام بھی تقریباً ۱½ ہزار کے قریب تقسیم کیا گیا انفرادی تبلیغ۔ اسکے علاوہ ڈاکٹر رفیع الدین صاحب کے مکان پر بعض غیر احمدی معززین کو تبلیغ کی گئی۔ ہماری تبلیغ کا اثر خاص اثر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپکو اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ پہلے بلوا کر جگہ کا انتظام کرینگے اور آپکی ہر طرح سے مدد کرینگے آخر ہم وہاں سے ۱۶ اپریل کو ہمیر پور کے لئے روانہ ہو گئے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ فیڈرل کورٹ میں ایک ایسا مقدمہ دائر تھا جسمیں ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۲۶ کے ماتحت لوگوں کو نظر بند کرنے کے متعلق گورنمنٹ کے اختیار کو چیلنج کیا گیا تھا۔ اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ اور عدالت نے قرار دیا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۶ ناجائز ہے۔ سر موریس گوائر چیف جسٹس نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہمارے اس فیصلہ سے ایگزیکٹو اتھارٹی کو تکلیف ہو گی۔ لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ اس قسم کے غیر معمولی اختیارات استعمال کرنے میں جس کا ملک معظم کی رعایا کے ایک بہت بڑے حصے پر اثر پڑتا ہے۔ آئندہ زیادہ احتیاط سے کام لیا جائے گا۔ تاکہ کسی کو بغیر کافی قانونی وجوہ کے نظر بند نہ کیا جا سکے۔

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۲۶ کے ماتحت جسے فیڈرل کورٹ نے ناجائز قرار دیا ہے۔ اس وقت آٹھ ہزار اشخاص ہندوستان میں نظر بند ہیں۔ جنہیں گاندھی جی اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی شامل ہیں۔ فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کے بعد گورنمنٹ ہند کے ماہرین قانونی صورت حالات پر غور کر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ قانون میں جو خامی ہے۔ وائسرائے اسے ایک ترمیمی آرڈیننس کے ذریعہ جس کا اثر پہلے کی نظر بندیوں پر بھی پڑے گا۔ دور کر سکتے ہیں۔

سٹاک ہالم ۲۲ اپریل۔ جرمن فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ نووورسک کی لڑائی آخری منزل میں پہنچ گئی ہے۔ روسی کئی مقامات سے شہر میں داخل ہو گئے ہیں

پشاور ۲۲ اپریل۔ صوبہ سرحد کے گورنر کی دعوت پر آج مسٹر اورنگزیب خاں لیڈر مسلم لیگ پارٹی نے ان سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے صوبہ میں وزارت بنانے کی ذمہ داری لے لی ہے دہلی سے واپسی پر وہ وزارت بنانے کی کوشش کرینگے

دہلی ۲۲ اپریل۔ آج جاپانی ہوائی جہازوں نے منی پور کے صدر مقام امپھال پر پھر بمباری کی جس سے شہر کے ایک حصے میں کچھ نقصان ہوا۔ دشمن کا ایک جہاز گرا لیا گیا۔

امرتسر ۲۲ اپریل۔ آج امرتسر کے بازاروں میں سونے اور چاندی کے نرخوں میں بھاری اضافہ ہو گیا۔ سونے کا نرخ ۹۲ روپے تولہ اور چاندی کا ۱۲۳ روپے (۱۰۰ تولہ) ہو گیا ہے۔ ایک ماہ پہلے چاندی کا نرخ ۹۱ روپے اور سونے کا ۷۰ روپے تھا۔ آج مارکیٹ میں سونا چاندی بیچنے والے بہت کم تھے۔

لندن ۲۲ اپریل۔ ٹیونیشیا میں اتحادی افواج ہر محاذ پر پیشقدمی کر رہی ہیں۔ پہلی برطانی فوج نے شمال مغرب میں مجو الباب کے علاقہ میں پیشقدمی کی ہے۔ اس حملہ سے پہلے چار سو اتحادی توپوں نے خوفناک گولہ باری کی۔ فرانسیسی اور امریکن فوجوں نے پونٹ ڈو فہس کے علاقہ میں دس میل پیشقدمی کی ہے۔ انفیڈاویل سے آگے برطانی آٹھویں فوج آٹھ میل آگے بڑھ چکی ہے۔ جرمن سب جگہ زبردست مقابلہ کر رہے ہیں۔ سامان لے جانے والے جرمن جہازوں کا ایک قافلہ جو بیس جہازوں پر مشتمل تھا اور جس کے ساتھ دس شکاری ہوائی جہاز بھی تھے۔ اتحادی طیاروں نے اس پر حملہ کیا۔ اور دس منٹ کے اندر سب کو گرا دیا۔ ان جہازوں میں تیل بھرا ہوا تھا۔ جو سب سمندر پر پھیل گیا اور سینکڑوں جرمن سپاہی پانی پر ہاتھ پاؤں مارتے نظر آتے تھے۔ یہ جرمن جہاز چھ انجن والے بار بردار جہاز تھے۔ ان میں سے ہر ایک دس ٹن سامان یا ۱۴۰ پوری طرح مسلح سپاہی لے جا سکتا ہے۔ بازوؤں کی لمبائی ۱۸۰ فٹ اور اوسط رفتار ۱۶۰ میل ہے۔ اس حملہ میں صرف چار اتحادی ہوائی جہاز کام آئے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ گذشتہ سال ٹوکیو پر حملہ کرنے والے امریکن طیاروں میں سے دو طیارے جاپانیوں نے گرا لئے تھے۔ ان کے ہوابازوں کو پھانسی دیدیا گیا ہے۔ مسٹر روزویلٹ نے اس پر سخت احتجاج کیا ہے۔ اور مسٹر چرچل نے ان کو ہمدردی کا پیغام بھیجتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانی ہوائی بیڑا اس دن کی انتظار میں ہے۔ جب ہم جاپان پر حملہ کریں گے۔

دہلی ۲۲ اپریل۔ اراکان میں گذشتہ چار ماہ کی لڑائی میں برطانی نقصانات کو جاپانیوں نے بہت بڑھا کر پیش کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ اس لڑائی میں دو ہندوستانی و برطانی ڈویژن جن میں تیس ہزار آدمی تھے۔ برباد کر دئے گئے اور چار ہزار سے زیادہ لاشیں ان کو ملی ہیں۔ نیز ۴۶۵ طیارے برباد کر دئے گئے ہیں۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ کل نقصان ۲۵۱۴ آدمیوں کا ہے۔ جن میں زخمی و مفقود الخبر بھی شامل ہیں۔ ہندوستانیوں کی تعداد ۱۹۴۲ ہے۔ ہمارے ۳۰ اور جاپانیوں کے ۴۳ طیارے کام آئے۔ اور ۶۰ کو نقصان پہنچا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے اراکان و برما کے ان ہندوستانی و برطانی سپاہیوں کو جو برما میں ان کے لئے سڑکیں بنانے کے قابل نہ تھے۔ گولی سے اڑا دیا ہے۔

ماسکو ۲۲ اپریل۔ چہار شنبہ کی رات کو دو سو روسی طیاروں نے پرشیا کے مشہور صنعتی شہر انسٹربرگ پر حملہ کیا۔ یہ شہر برلین کی مین لائن پر واقع اور صنعتی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ روسی طیارے دو گھنٹہ تک بمباری کرتے رہے اور تمام شہر شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا۔ کوبان کے محاذ پر جرمنوں نے کئی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر